موجوں کے حوالے کر رکھا ہے۔

یہ روشنی "قرآن و حدیث" کے سرمدی چراغوں کو بجھا کر روشن نہیں ہوتی بلکہ اس کی مشعلوں سے مستنیر رہتی ہے۔

یہ ضمیر "امارۃ الطریق" کا نام ہے۔ نبوت اور رسالت کی زمین نہیں ہے اور نہ کسی کم سواد اور برخود غلط کی لن ترانیوں پر مبنی ہے۔

اس کا تعلق "تقلید" سے نہیں، بصیرت سے ہے، وہ لوگوں کی بھیڑ چال کا مرید نہیں ہے بلکہ وہ ان کی "دیشماقوت" کا نام ہے۔

ضمیر کی آواز قابلِ احترام ضرور ہے لیکن اس کا بے خطا ہونا ضروری نہیں ہے بعض اوقات بعض داخلی اور خارجی حجابات کی وجہ سے یہ مشعلیں مدھم پڑ سکتی ہے۔

عبد الرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

فائدہ کچھ بھی نہیں اب تری غوغائی کا

میرے آقا ہے یہ حال آپ کے شیدائی کا
مل گیا اس کو لقب دہر میں سودائی کا

تیری قدرت کے کمالات کا دیتا ہے پتہ
رنگ یہ، حُسن یہ ہر لالۂ صحرائی کا

زخمِ الفت ہی ہیں بیمار کو حاصل ہے سکوں
معجزہ ہے یہ فقط ان کی مسیحائی کا

رہبرِ راہِ وفا دور ہے منزل تیری
چھوٹ جائے نہ کہیں ساتھ شکیبائی کا

خوبیاں اوروں کی آتی ہیں نظر ان کو عیوب
جن کے دل میں ہے جنوں اپنی خود آرائی کا

ایک مفلس ہوں، گنہگار ہوں، بیکس ہوں
فائدہ کیا تمھیں مجھ سے شناسائی کا

اہلِ حق ہمت و جرأت سے گزر جاتے ہیں
مرحلہ آتا ہے جب بادیہ پیمائی کا

جرم سے پہلے ہی انجام پہ رکھتی تھی نظر
فائدہ کچھ بھی نہیں اب تری غوغائی کا

رنج و غم، راحت و فرحت سے بدل جاتے ہیں
قوتِ ضبط ہو، یارا ہو شکیبائی کا

تصدقِ نیکی ہی پہ اکرام و کرم کی بارش
ایک حیلہ ہے مری حوصلہ افزائی کا

خانۂ دل ہے، یہ عاجز ہے، محبت ہے تری
ہے اثاثہ یہی مولا تیرے شیدائی کا

★